بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

جلد ۳ | ۱۳ شہادت ۱۳۲۸ ھش | ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء | نمبر ۸۶

میری حکومت جاگیرداری کو کاملاً ختم کرنیکا تہیہ کر چکی ہے

پشاور ۱۲ اپریل۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے آج خٹک علاقے میں مسلم لیگ کی طرف سے پیش کردہ ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری حکومت جاگیرداری کو کلیۃً ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ آپ نے کہا جو لوگ کوئی کام نہیں کرتے۔ اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے دوسروں کے کمائے ہوئے مال سے پیٹ پالتے ہیں ان کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا۔

خان عبدالقیوم خان نے کہا میری حکومت اس معاملے پر بڑی شدت سے غور کر رہی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح جو لوگ زمینوں میں اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ انہیں ان زمینوں کا مالک بنا دیا جائے۔ آپ نے کہا تعلیم اور کارخانوں کے جاری کرنے کے سلسلہ میں جو نئے ٹیکس میری حکومت نے لگائے، عوام نے ان کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا ہے۔ اس سے میری بہت حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ نیز قبائلی علاقے

مشرقی پاکستان میں ذرائع مواصلات مجموعی طور پر بہتر ہو گئے ہیں

ڈھاکہ ریڈیو سے آنریبل سردار عبدالرب نشتر کی تقریر

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ آج ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے پاکستان کے رکن مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے کہا، مشرقی پاکستان میں ریل۔ ڈاک اور تار کے محکموں نے خاصی ترقی کی ہے۔ اور مواصلات کے ذرائع بحیثیت مجموعی بہتر ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے دونوں بڑے حصوں میں وائرلیس کا براہ راست سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ اور بہت جلد وائرلیس ٹیلیفون کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

آپ نے کہا چاٹگام کی بندرگاہ کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اس کی گودیوں میں پہلے چار جہاز ٹھہرا کرتے تھے۔ اب سات ٹھہر سکتے ہیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ چاٹگام بہت جلد مشرق کی بہترین بندرگاہوں میں شمار ہونے لگے گی۔ آپ نے کہا مشرقی بنگال میں ریلوے کا کام گھاٹے میں چلنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ تقسیم کے وقت صوبے کو اس کے حصے کا سامان نہیں ملا۔

نہروں سے بجلی پیدا کرنے کی سکیمیں

لاہور ۱۲ اپریل۔ لوئر جہلم۔ اپر چناب اور لوئر چناب کی نہروں کی آبشاروں سے بجلی پیدا کرنے کی غرض سے ۲۰ جگہوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان آبشاروں سے دس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اور سیم کے سدباب کے لئے ٹیوب ویل سکیم میں استعمال کی جائے گی بجٹ میں اس کے لئے ۸ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے یہ سکیم کم از کم دو تین سال لیگی۔ اور اس سے سیم زدہ علاقوں میں ۱۴۰ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ ریل سے تیار ہونے والی بجلی صوبے کی دیگر صنعتی ضرورتوں پر صرف ہوگی۔ (سرکاری اطلاع)

نئی سکیم کا مقصد ناانصافیوں کا قلع قمع اور ناجائز کارروائیوں کی اصلاح ہے

مستحق الاٹیوں کو ہرگز بیدخل نہیں کیا جائیگا

لاہور ۱۲ اپریل۔ حکومت پنجاب کے ایک پریس نوٹ میں الاٹمنٹوں کے بارے میں صوبے کے بعض طبقوں میں جو خدشات ظاہر کئے گئے ہیں۔ ان کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ نئی سکیم کے اصول مناسب اور مبنی بر انصاف ہیں۔ کسی مستحق الاٹی کو بیدخل نہیں کیا جائے گا۔ جو سکیم زیر غور ہے۔ اس سے محض ناانصافیوں کا قلع قمع اور کھلی ناجائز کارروائیوں کی اصلاح مقصود ہے۔ نئی سکیم میں موجودہ الاٹیوں کو ان کے مقبوضہ مکانوں اور دوکانوں میں تین سال کے لئے قبضے کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ البتہ دھوکے اور مختلف طریقوں سے ناجائز الاٹمنٹوں کے معاملات کا تصفیہ کیا جائے گا۔ یہی اصول بلا رجسٹرڈ کارخانوں پر بھی حاوی ہوگا۔ رجسٹرڈ کارخانوں کی صورت میں ان مہاجرین کو ترجیح دی جائے گی۔ جو مشرقی پنجاب میں کارخانے چھوڑ آئے ہیں۔ جہاں ان کی اہلیت دیکھ کر کوئی نہ کوئی کارخانہ الاٹ کیا جائے گا۔ موجودہ الاٹیوں نے اگر کرائے ادا کر دیئے ہوں گے۔ اور کارخانوں کو عمدگی سے چلایا ہوگا۔ تو ان کے معاملوں پر بھی مناسب غور کیا جائے گا۔

دو سیاسی قیدیوں کو سزائے موت

لاہور ۱۲ اپریل۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی حکومت نے بعض سیاسی قیدیوں کے خلاف جو مقدمے چلا رکھے تھے۔ ان میں سے میجر رضا اور ایک اور سیاسی قیدی کو سزائے موت دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کا یہ فیصلہ دونوں مملکتوں کے اس فیصلے کے صریح خلاف ہے۔ کہ متارکہ کے بعد کسی سیاسی یا جنگی قیدی کو کوئی سزا وغیرہ نہیں دی جائے گی۔

۔کشمیر۔

۱۲ اپریل۔ کشمیر میں رائے شماری کے منتظم امیر البحر نمٹز اب ۱۶ اپریل کی بجائے ۳۰ اپریل کو انڈو پاکستان کے برعظیم میں پہونچیں گے۔ اور آتے ہی سرینگر میں رائے شماری کا بڑا دفتر قائم کریں گے۔ آپ سب سے پہلے سلامتی کونسل کی ۵ جنوری والی قرارداد کی دسویں دفعہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر صورت حالات جلد سازگار نہ ہوئی۔ تو سردیوں میں بھی ٹھہریں گے۔

آج کمیشن کے دو ارکان ڈاکٹر لوزانو کی قیادت میں تیسرے پہر راولپنڈی پہونچ گئے۔ یہ وہاں پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کرنے سے پہلے کمیشن کے ان ارکان سے ملاقات کرینگے جو پہلے سے وہاں مقیم ہیں۔ اور پھر اس ہفتے کے آخر میں ہندوستان کے نمائندوں سے گفتگو کرنے کے لئے نئی دہلی پہونچ جائیں گے

بین المملکتی میٹنگ لاہور میں

لاہور ۱۲ اپریل۔ لاہور میں عنقریب دونوں مملکتوں کی بنکنگ کمیٹی کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں تقسیم کے بعد بنکوں کے حسابات سے متعلقہ امور پر بحث ہوگی۔ یہ میٹنگ ۲۲ اور ۲۳ اپریل کو منعقد ہو رہی ہے۔

مختصر اور اہم

کراچی ۱۲ اپریل۔ کراچی میں نئے مکانوں کی تعمیر کے لئے جو بعض انجمنیں کام کر رہی ہیں۔ آج ان کے ایک اجلاس کی صدارت پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل پیرزادہ عبدالستار نے کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان سوسائیٹیوں کو نئے مکانات کی تعمیر کے لئے بہت جلد زمینیں دے دی جائینگی۔

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم خان کو مشرقی پاکستان کی انجمن ترقی اردو کا صدر چن لیا گیا ہے۔ مولانا محمد اکرم خان نے جو مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کر کے ڈھاکہ پہونچے ہیں۔ ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہر جگہ عوام نے اردو کو قومی زبان بنانے پر خوشی اور شوق کا اظہار کیا ہے۔

کراچی ۔ ۱۲ اپریل۔ پاکستان کی زراعتی رپورٹ مظہر ہے کہ اس سال باجرہ کی فصل گذشتہ سال کی نسبت چھ فیصدی زائد ہوگی۔ مکئی ایک فیصدی زیادہ البتہ جوار ۲ فیصدی کم ہوگی۔

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کی ایک نشست کے لئے مشرقی بنگال کے مسلم لیگی رکن شہود الحق کے مقابلے میں مسٹر حسین شہید سہروردی شکست کھا گئے ہیں۔ مسٹر حسین شہید سہروردی کو ۲۴ اور مسٹر شہود الحق کو ۳۷ ووٹ ملے۔

کراچی ۱۲ اپریل۔ حکومت پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریلوے ملازموں کی تنخواہوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ اضافہ یکم جنوری سے دیا جائے گا۔ پہلے ریلوے میں کم از کم تنخواہ ۳۰ روپے تھی لیکن اب ساٹھ روپے سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ایام جلسہ ربوہ میں احباب خرید و فروخت کے متعلق احتیاط سے کام لیں

ربوہ میں دوکانداروں کو تجارت کرنے کے لئے اجازت نامے دیئے جائیں گے۔ جن پر نظارت امور عامہ کی مہر اور ناظر کے دستخط ہوں گے۔ احباب خرید و فروخت کرنے سے پہلے اس بات کا یقین کر لیں کہ آیا کسی دوکاندار کے پاس اجازت نامہ ہے یا نہیں۔ اجازت نامہ نہ ہونے کی صورت میں کسی دوکاندار سے خرید و فروخت نہ کریں۔ اجازت نامے ایک کمیٹی کی منظوری کے ساتھ صادر کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ اور یہ انتظام احباب کی بھلائی کی خاطر کیا گیا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ تمام دوست اس انتظام میں نظارت امور عامہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ اور وہ اپنی مستورات کو بھی اس سے آگاہ کر دیں گے۔ نرخوں کے متعلق بھی نظارت کوشش کریگی۔ کہ اجازت نامہ میں اس کی تعیین ہو جائے۔ لیکن چونکہ ابھی ربوہ میں دفتر منتقل نہیں ہوا۔ اس لئے وہاں پہونچ کر اور نرخوں کا جائزہ لے کر اس بارہ میں انتظام کیا جائے گا۔ جس کی اطلاع دوران جلسہ میں کی جائے گی۔ ناظر امور عامہ

اعلان متعلق تفسیر القرآن انگریزی

تفسیر القرآن انگریزی کا عارضی دفتر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ربوہ میں کھولدیا گیا ہے۔ جن احباب کو ضرورت ہو جلسہ پر قرآن کریم وہاں سے خرید لیں۔ قیمت ۲۵ روپے ہے۔ بذریعہ ڈاک منگوانے میں تین روپے بارہ آنے زائد خرچ ہوتے ہیں۔ (مینیجر تفسیر القرآن انگریزی)

کمیونسٹوں کی یلغار

نانکنگ ۱۲ اپریل۔ کمیونسٹوں کی یلغار شروع ہو جانے کی وجہ سے امن کی امیدیں ٹوٹتی جا رہی ہیں۔ اور نانکنگ کے خالی ہو جانے کی وجہ سے خطرہ لگا ہوا ہے۔ قوم پرست ایجنسی نے اعتراف کیا کہ کمیونسٹوں نے کو رنچو کے کلیدی شہر پر حملہ کا زور بڑھا دیا ہے۔ اس پر قبضہ ہو جانے سے شنگھائی اور نانکنگ کے درمیان وہ ریل انکے توپخانہ کی زد میں آ جائیں گے اور اس طرح وہ دونوں شہروں کے درمیان سلسلہ نقل و حرکت منقطع کر سکیں گے۔ خود کمیونسٹوں نے ریڈیو پر اعلان کیا ہے کہ وہ جنوب کی جانب یورش کرنے کے سلسلہ میں دریائے یانگسی کو پار کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ (استار)

مزدوروں کی عالمگیر جماعت میں پھوٹ پڑنے کا خدشہ

لنڈن ۱۲ اپریل۔ امریکہ اور ہالینڈ کی مزدور جماعتوں نے بین الاقوامی آزاد مزدور تحریک سے اپیل کی ہے کہ وہ ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونین میں اپنی حیثیت پر نظر ثانی کریں۔ کیونکہ اس جماعت پر کمیونسٹوں کا مکمل قبضہ ہے۔ اور کمیونسٹ کریملن اور کومن فارم کے ماتحت ہیں۔ اس اپیل پر تینوں ملکوں کے مزدور رہنماؤں کے دستخط ثبت ہیں۔

اپیل میں کہا گیا ہے کہ نومبر ۱۹۴۷ء سے فیڈریشن کے کمیونسٹ عناصر نے ان اصلاح پسند مزدور جماعتوں کے خلاف ایک باقاعدہ جارحانہ اقدام شروع کر رکھا ہے جو امریکی عوام کی امداد سے اپنے اپنے ملکوں کی معیشت کو نئے سرے سے تعمیر کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ غیر کمیونسٹ جمہوری ممالک میں معاشی اور سماجی بحالی کے کام روک دیں۔ کیونکہ کمیونزم صرف مفلسی کی حالت میں ہی پرورش پا سکتا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کمیونسٹ عناصر کے ساتھ مل کر عملی کام ناممکن ہو گیا ہے۔

جن قومی مراکز پر کمیونسٹوں کا غلبہ ہے وہاں ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونین کو وہ اپنے پروپیگنڈے کی عالمگیر نشر و اشاعت کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ کئی لوگوں کو بین الاقوامی ٹریڈ یونین کام کا کوئی تجربہ نہیں۔ اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ایک عالمگیر مزدور جماعت کے صنعتی۔ سماجی اور معاشی فرائض کیا ہیں۔

برطانوی ٹریڈ یونین کانگریس نے تجویز پیش کی تھی کہ ورلڈ فیڈریشن کو ایک سال کے لئے معطل کر دیا جائے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس عرصے میں بہتر مشورے غالب آئیں۔ اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا۔ اور اب پھر امکان ہے کہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کے مقابلے پر ایک آزاد انٹرنیشنل بن جائے۔ حقیقت میں اب ایک عالمگیر جماعت کا وجود نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ انی اور تجربہ کار تحریکیں اس سے باہر ہو جائیں گی۔

مغربی طاقتوں کی مزدور جماعتیں اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہیں کہ وہ ایک طویل عرصہ ورلڈ فیڈریشن کے اس اعلان سے وابستہ رہیں کہ مغربی جرمنی۔ اٹلی۔ یونان۔ سپین۔ ارجنٹائن اور دوسرے ممالک میں فاشزم کی بچی کھچی نشانیوں کو ختم کرنے کیلئے متحد رہا جائے۔ اس کے باوجود محض اتحاد کو قائم رکھنے کی خاطر انہوں نے روس اور اس کے ساتھی ملکوں میں اسی قسم کی جمہوریت شکن باتوں کے خلاف احتجاج نہ کیا۔

روس کی زیر اثر مملکتوں پر روس کا کنٹرول

استنبول ۱۲ اپریل۔ پردہ آہن کی پشت سے جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس نے کس حد تک اپنی زیر اثر مملکتوں کی زندگی کے ہر شعبہ پر کنٹرول کر لیا ہے۔ مقامی سوویٹیں چھوٹے چھوٹے دیہاتوں تک کنٹرول رکھتی ہیں۔ ان ممالک کی فوجوں کو روسی اسلحہ سے مسلح کیا گیا ہے اور ان پر روس ہدایت کار وں کا پورا کنٹرول ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ روسی نئی کلاسیں بلانے کا انتظام کر رہے ہیں تاکہ قومی مدافعت کا ذرا بھی موقعہ باقی نہ رہے۔ اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ وہاں اتنی فوجیں موجود ہیں یا نہیں جو قوم پرستانہ ہنگاموں کا مقابلہ کرنے کے لائق ہیں یا نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل بلغین کا دورہ جنوب مشرقی یورپ میں اس تحریک کے سلسلے میں تھا۔

زیر اثر باشندوں کی انفرادی نقل و حرکت پر اس طرح پابندی لگا دی گئی ہے کہ ان کو نئے شناختی کارڈ جاری ہوئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے وہ صرف چند مخصوص اضلاع تک آ جا سکتے ہیں۔ نوجوانوں کی جماعتوں کو ایک نئی جماعت "انقلابی نوجوان" میں متحد کر دیا گیا ہے۔ یہ نئی جماعت روس کے کومسومول کی دوسری شکل ہے۔ ٹریڈ یونین لیڈروں کو جو پکے کمیونسٹ نہ تھے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ ماسکو سے تربیت یافتہ آدمی رکھے گئے ہیں۔

استار کی اطلاع کے مطابق تمام سرکاری افسروں کو روسی زبان میں جبریہ تعلیم دی جاتی ہے۔ غیر ملکی مطبوعات کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود زیر اثر لیڈر مطمئن نہیں ہیں۔ ایم۔ وی۔ ڈبلیو خفیہ پولیس کے دستے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان میں بہتوں کے پاس ہنگامی صورت میں پوشیدہ ہونے کے لئے تہ خانے ہیں۔ (استار)

قاہرہ میں شب کو پرواز کی اجازت

لنڈن ۱۲ اپریل۔ مصر پر شب میں پرواز کی پابندی ہٹانے سے بی۔ او۔ اے۔ سی۔ کنٹاس ایمپائر ایرویز کی مشترکہ کنسٹیلیشن سروس کے طیارے جو برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان کام کرتی ہے۔ رات کو قاہرہ میں قیام کیا کریں گے۔ پہلے طیارے روم میں قیام کرتے تھے۔ اب سفر کا کل وقت نئے اوقات کے مطابق چار دن سے کم رہ جائے گا اور اب طیارے کراچی میں سترہ گھنٹے ٹھہرنے کی بجائے ساڑھے تین گھنٹے ٹھہرا کرے گا۔

مغرب کی طرف پرواز میں طیارے بصرہ پر ٹھہرا کریں گے۔ اور قاہرہ پر تھوڑی دیر کے لئے قیام کریں گے۔ (استار)

عراق میں معدنیات کی ترقی

بغداد ۱۱ اپریل۔ قومی اقتصادیات کی وزارت برائے عراق میں لوہے اور تانبے کی صنعت کو ترقی دینے پر توجہ دے رہی ہے۔

ماہروں کو ملک میں چاندی پارہ اور رنگین پتھر برآمد ہونے کی توقع ہے۔ (استار)

عراق میں عرب پناہ گزین

بغداد ۱۲ اپریل۔ ایک فلسطینی وفد نے حال ہی میں فلسطینی عربوں کے پناہ گزین کیمپوں کا معائنہ کیا اور عراق کی حکومت اور عوام نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی نگہداشت کے لئے جو انتظامات کئے ہیں ان پر اطمینان اور شکریہ کا اظہار کیا۔ (استار)

اتحادیوں کی جوابی ناکہ بندی کا اثر

برلن ۱۲ اپریل۔ مغربی اتحادیوں کی جوابی ناکہ بندی کی وجہ سے مشرقی جرمنی کے لئے روس کے اقتصادی تجاویز کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

کارل سٹورسٹ میں روسی ہیڈ کوارٹر سے حاصل شدہ خفیہ دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی علاقہ کی دو سالہ اسکیم میں آئندہ سال کی ترقیوں کی اسکیم میں کمی کر دی گئی ہے۔ سب سے زیادہ تخفیف انجینئرنگ کی صنعت میں کی گئی ہے۔

حقیقت میں جوابی ناکہ بندی اب مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ لیکن اب بھی کچھ خامیاں باقی ہیں مثال کے طور پر روسیوں کی زیر حمایت مشرقی جرمنی میں بہت منظم طریقہ سے اشیاء کی آمد و رفت ہو رہی ہے۔ لیکن توقع ہے کہ کنٹرول کے نئے طریقوں اور مغربی جرمنی کی سرحدی پولیس کی تعداد پانچ ہزار ہونے کے بعد یہ خرابیاں دور ہو جائیں گی۔ (استار)

اجلاس ممبران دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری

تمام ممبران دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایوان تجارت و صنعت) کا ایک عام اجلاس مؤرخہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء بروز ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ وقت کے متعلق ربوہ میں اعلان کر دیا جائے گا۔ تمام ممبران سے گذارش ہے کہ ربوہ میں تشریف لا کر اجلاس میں شامل ہوں۔

بہاؤالحق M.A. (Com)
M.A. (Econ)
آنریری جنرل سیکرٹری

دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری

روزنامہ الفضل
۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء

قانون بدلنے سے اخلاق نہیں بدل جاتے

ایک معاصر رقمطراز ہے:-

"قرارداد مقاصد کو منظور ہوئے خاص وقت گذر چکا ہے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت سے لے کر آج تک ہمارے کارفرماؤں کے طرز عمل میں اسلامی اصول کے مطابق کیا کیا تغیرات ہوئے ہیں؟ ان کی سابقہ زندگیوں میں کوئی تبدیلی آئی؟ ان کے طریقِ معاشرت میں اسلامیت کی جھلک پیدا ہوئی؟ عوام کے ساتھ ان کے برتاؤ اور عوامی حقوق کے متعلق ان کی سرگرمیوں میں کوئی نیا جلوہ رونما ہوا؟ ہمیں بتایا گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کی زندگیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے گا۔ لیکن کیا اسلامی تربیت کے ذمہ داروں نے اس قرارداد کی منظوری کے بعد اپنی زندگیوں کے سانچے بدلے؟ کیا وہ بھی اس وقت تک بہ دستور سابقہ روش پر قائم رہیں گے۔ جب تک دستور اسمبلی معیشت و معاشرت کا نیا سانچہ تیار نہ کر دے۔ یعنی خدا کی حاکمیت قولاً مسلم لیکن اس کے عملی اعتراف کا موقع اس وقت آئیگا۔ جب سارا نظام مکمل ہو جائے گا۔ ہم تو اسلامیت کے اس اعتقادی اور عملی تصور سے آج تک ناآشنا رہے ہیں"

ہمارا بھولا بھالا معاصر بھی ان خود فریب لوگوں کی طرح ہے۔ جن کا خیال ہے۔ کہ محض کسی ملک کا قانون بدل ڈالنے سے قوموں کے اخلاق بھی ساتھ ہی بدل جایا کرتے ہیں۔ ہم اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ قانون کا سطحی اثر ضرور ہوتا ہے۔ اور لوگ اپنی زندگیوں کا ظاہری پہلو ضرور قانون کے مطابق بنا لیتے ہیں۔ لیکن حقیقی تبدیلی قانون سے نہیں ہؤا کرتی۔ خاص کر اسلامی قانون کے متعلق تو سو فیصدی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب تک تبدیلی دل سے نہ ہوگی۔ اس وقت تک لاکھ اسلامی شریعت ملک میں رائج ہو۔ کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جہاں تک تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لوگ عموماً قانون وقت سے بچنے کے حیلے تلاش کرنے میں زیادہ دلچسپی ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔

اگر صرف قانون بدلنے سے قوموں کے اخلاق میں فوراً تبدیلیاں ہو سکتیں۔ اور ملکی قانون قومی اخلاق کی بنیاد ہوتا۔ تو آج دنیا میں ایک بھی جرم نہ ہو سکتا۔ تمام دنیا کے قوانین اخلاق ہی کے مؤید ہیں۔ کوئی بھی ایسا قانون نہیں ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی باطل پرست لوگوں میں بنایا جائے۔ جو کم و بیش اخلاق کی پابندی کا مطالبہ نہیں کرتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ فطرت انسانی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ جتنی بھی سخت پابندیاں اس پر عائد کی جائیں۔ اتنا ہی وہ ان پابندیوں کی خلاف ورزی سے لطف اندوز ہوتی ہے۔

ہندوستان میں اسلامی عہد میں اسلامی قانون کے مطابق ہی تمام فیصلے ہوتے تھے۔ علماء کے فتوے ہی یہاں چلتے تھے۔ لیکن مسلمانوں کا اخلاق روز بروز بگڑتا ہی چلا گیا۔ اسلامی قانون اس انحطاط کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ بے شک ہم یہ کہنے کے عادی ہیں۔ کہ انگریزوں کے عہد میں جب لادینی نظام ہندوستان پر مسلط ہؤا۔ اسی وقت سے لیکر اب تک لوگ زیادہ سے زیادہ بد اخلاقی کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ لیکن یہ محض کہنا ہی کہنا ہے۔ اور خیال ہی خیال ہے۔ ورنہ اگر ہمارے اخلاق بگڑ نہ چکے ہوتے۔ اور ہم صحیح اسلامی اخلاق کے حامل ہوتے تو ناممکن تھا۔ کہ انگریز اس آسانی سے مسلمانوں سے سلطنت ہتھیا لیتے۔ انگریزوں کی بندوقیں واقعی دیسی بندوقوں سے اچھی تھیں۔ لیکن ان بندوقوں کو چلانے والے تمام کے تمام انگریز ہی نہیں تھے۔ زیادہ تر دیسی ہی دیسیوں پر فائر کرتے تھے۔ خود مسلمان ہی مسلمانوں کا خون بہاتے تھے۔ سلطان ٹیپو کو کس نے شکست دی تھی؟ انگریزوں نے؟ بیشک انگریزوں نے شکست دی تھی۔ لیکن خود انگریز تو چند ہزار ہی تھے۔ باقی فاتح فوج تو ہندوستانیوں پر ہی مشتمل تھی۔ چند ہزار انگریزوں نے پچاسوں ہزار ہندوستانیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ بے شک آپ کہیں گے۔ کہ انگریز بڑے فریبی اور دغاباز ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بھی ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ وہ ہندوستانیوں سے زیادہ بہتر اخلاق رکھتے تھے۔ انہوں نے فریب کیا ہوگا۔ تو ہندوستانیوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ اور وہ بھی اس طرح کہ ہندوستانیوں کو ہندوستانیوں کے خلاف بھڑکا دیا تھا۔ ہندوستانیوں کی طرح اپنی ہی قوم کو مٹانے کے لئے نہیں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اور وہ بھی چند پیسوں کے لئے۔ انگریز ایک قانون باطل کے پابند تھے اور ہندوستانیوں میں سے جو انگریزوں سے مل گئے تھے۔ اور ہندوستانیوں پر ہی پل پڑے تھے۔ اور وہ بھی صرف چند پیسوں کے لئے۔ اگر ہندو نہیں تو مسلمان تو شریعت کے پابند سمجھے جاتے تھے۔ ان کا قانون تو اسلامی قانون ہی تھا۔ وہ تو اپنے تمام کام اسلامی شریعت کے مطابق ہی سرانجام دیتے تھے۔ فتویٰ عالمگیری کے فتاویٰ انہی کے لئے تھے۔ اس کے باوجود ان کا اخلاق کیا تھا؟ یہ کہ چند پیسوں کے لئے دغاباز انگریزوں سے مل کر مسلمانوں کو ہی تباہ کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

پھر ہسپانیہ کی اسلامی حکومت کا قانون بھی تو اسلامی ہی تھا۔ بغداد کے خلفاء کا قانون بھی تو اسلامی ہی تھا۔ ترکوں کا قانون بھی تو اسلامی قانون ہی تھا۔ پھر آج تمام عرب حکومتیں بھی تو اسلامی قانون ہی کی حامی ہیں۔ اس کے باوجود نہ تو ہسپانوی اسلامی حکومت کو اسلامی قانون بچا سکا۔ اور نہ بغداد کی خلافت کی اس نے حفاظت کی۔ اور نہ اسلامی قانون ترکوں کی شہنشاہیت کے آڑے آیا۔ ہم نے حکومتوں کا ذکر اس لئے کیا ہے۔ کہ حکومتوں کا قانون خواہ کتنا بھی اسلامی کہلائے۔ جب تک قوم کی قوم کی رگ و پے میں اسلامیت نہ رچی ہو۔ اس وقت تک ایسے قانون کا کوئی فائدہ نہیں۔

ذرا غور فرمایئے۔ متذکرہ بالا حکومتوں کا بھی وہی قانون تھا۔ جو خلافت راشدہ کا قانون تھا۔ لیکن جتنی دنیا اس عہد میں مسلمانوں کے زیر تسلط آگئی تھی۔ نسبتاً اتنی دنیا کسی ایک مسلمان شہنشاہ کے وقت میں بھی ان کے زیر اقتدار نہیں آئی۔ قانون سب کے لئے یکساں تھا۔ اگر محض قانون کے جادو سے قوموں کے کیریکٹر بدل سکتے۔ تو ناممکن تھا۔ کہ متاخرین کے عہدوں میں بھی مسلمان ویسے مسلمان نہ ہوتے۔ جیسے کہ خلافت راشدہ کے عہد کے مسلمان تھے۔ سوچنے کی بات یہ ہے۔ کہ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ ہسپانیہ۔ بغداد۔ دہلی کی مسلمان حکومتوں کا قانون بھی وہی تھا۔ جو خلافت راشدہ کا قانون تھا۔ مگر جو نقش خلافت راشدہ تاریخ اسلام پر چھوڑ گئی ہے۔ وہ بعد کی بڑی سے بڑی اسلامی حکومت کو بھی چھوڑنا میسر نہیں ہؤا۔

آپ اس کا سیدھا سا جواب یہی دیں گے۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد مسلمان اسلامی قانون کے صحیح طور پر پابند ہی نہیں رہے تھے۔ حکام اور عوام شریعت سے ہٹ گئے تھے۔ یہ درست ہے۔ اور ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں۔ کہ حکومت کا اسلامی قانون ہوتے ہوئے بھی مسلمان اسلامیت سے ہٹ جاتے رہے ہیں۔ اور ہٹ سکتے ہیں۔ آج جو مسلمانوں کا ماحول ہے۔ وہ یقیناً اس ماحول سے بدتر ہے۔ جو ہسپانیہ بغداد اور ترکی اسلامی عہد میں تھا۔ یا جو ہندوستان میں اسلامی بادشاہوں کے عہد میں تھا۔ جب اس ماحول میں جو کم از کم بظاہر تو اسلامی تھا۔ مسلمان اپنا اسلامی کیریکٹر قائم نہ رکھ سکے۔ بلکہ روز بروز اس سے گرتے چلے گئے۔ تو آج جبکہ ہر طرف حالت ناگفتہ بہ ہے اور باطل کے اثرات نہایت قوی ہیں۔ محض حکومت اسلامی قانون کے مطابق بنانے سے کس طرح اس اسلامی کیریکٹر کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ جو صرف عہد خلافت راشدہ کے مسلمانوں کی خصوصیت تھی۔ اور جسکی بے جا امید معاصر حکومت کے کارفرماؤں سے کرتا ہے۔ کیا اتنا بڑا انقلاب جسکی معاصر کو خواہش ہے۔ محض قرارداد مقاصد میں اسلامی شریعت کا اقرار کر لینے سے ہی ہو سکتا ہے اگر ایسا ہو سکتا ہے۔ تو معاصر تاریخ اسلامی نہیں تاریخ عالم سے ہی کوئی مثال پیش کر کے دکھائے۔ کہ فلاں قوم جو ایک خاص ڈگر پر چل رہی تھی۔ اور ایک خاص ماحول میں صدیوں سے پرورش پاتی چلی آرہی تھی۔ محض کسی خاص قسم کی حکومت کی قرارداد مقاصد منظور ہوتے ہی اس نئی حکومت کے مقتضیات پورا کرنے کے قابل ہو گئی تھی۔ اور حکام اور عوام کی ذہنیت میں فوری انقلاب ہو گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر دنیا میں کبھی ایسا ہو سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ کو پے بہ پے انبیاء علیہم السلام بھیجنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ بس ایک دفعہ ہی تمام ہدایت دنیا کے شروع میں بھیج دیتا۔ اور حکم دے دیتا۔ کہ بس جب جب تم میں خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ تو تم اس نمونہ کی حکومت بنا لیا کرنا۔ پھر خود بخود تمہارے کیریکٹر بھی اعلیٰ ہو جایا کریں گے۔

اگر ہم خلافت راشدہ کے قیام پر غور کریں۔ تو مسئلہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ سوچنا یہ ہے۔ کہ کیا خلافت راشدہ نتیجہ تھی مسلمانوں کے کیریکٹر کا یا مسلمانوں کا کیریکٹر نتیجہ تھا خلافت راشدہ کا۔ یہاں مرغی اور انڈے والی مثال کام نہیں دیگی کیا اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ حضرت عثمان رضؓ۔ حضرت علی رضؓ اور تمام صحابہ مہاجرین اور انصار پہلے اس شان کا کیریکٹر نہ بنا لیتے۔ جیسا کہ انہوں نے بنایا تھا۔ تو خلافت راشدہ خلافت۔ راشدہ کہلا سکتی تھی کیا جس طرح سرداران قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت پیش کی تھی۔ آپ منظور کر لیتے تو خلافت راشدہ بن سکتی تھی؟

اس ضمن میں ایک بھاری غلطی جو ہم کرتے ہیں۔ وہ یہ۔ کہ ہم اسلامی نظام حکومت کو بھی دوسرے باطل نظاموں کی طرح محض ایک نظام حکومت سمجھ لیتے ہیں۔ یا تو جن نظاموں کو چلانے کے لئے دنیاوی دانشمندی کافی ہے۔ ایک آدمی کا کیریکٹر خواہ اخلاقی نقطۂ نظر سے کتنا بھی پست ہو۔ اگر وہ سیاسی چالبازیوں میں ید طولیٰ رکھتا ہے تو کوئی اس کے نجی حالات کی تفتیش نہیں کرے گا۔ قوم اسی کو اپنا رہنما بنا لیگی۔ لیکن اسلامی نظام کا قیام اس طرح نہیں ہو سکتا۔ جب تک تمام قوم یا قوم کی اکثریت کا شاندار کیریکٹر اسکی پشت و پناہ نہ ہو۔ اسلامی نظام بھی اسلامی نظام نہیں کہلا سکتا۔ اور ظاہر ہے۔ جیسا ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ اسلامی نظام نتیجہ ہے قوم کے اعلیٰ کیریکٹر کا۔ تاریخ اسلامی پکار پکار کر بتا رہی ہے۔ کہ جب قوم کا کیریکٹر بگڑ جائے گا۔ تو اسلامی نظام محض کھوکھلا ڈھانچہ ہی رہ جائے گا۔ اور دوسرے نظاموں سے اس کا فرق کرنا مشکل ہو جائے گا۔ دونوں میں صرف اتنا امتیاز رہ جائیگا۔ کہ ایک کے اصول دوسرے سے کچھ مختلف ہیں۔ اسی طرح جس طرح امریکی جمہوریت کے اصول روسی جمہوریت سے کچھ مختلف ہیں۔

---

۱۵ اپریل کا الفضل ربوہ نمبر ہوگا

جلسہ میں تین آنے فی پرچہ قیمت پر مل سکے گا۔ (مینیجر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

افریقہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب مبلغ اسلام)

الحمد للہ! ایام زیر رپورٹ میں بفضل خدا خاکسار نور الحق اور اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ یوگنڈا نے ایک ہزار ایک سو افراد کو بذریعہ ملاقات وتقاریر پیغام حق پہنچایا۔ سات سو افراد کو بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی۔ اس کے لئے تین سو ساٹھ میل کا بذریعہ موٹر و پیدل سفر طے کیا۔ ۴۲ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ اللہم زد فزد۔ رپورٹ حسب ذیل ہے۔

دورہ

ایام زیر رپورٹ میں اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور خاکسار اگنگا گئے۔ یہ مقام جنجہ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سب سے پہلے ہم دونوں بھائی کیتھولک پرائمری سکول میں گئے۔ اڑھائی سو کے قریب طلبہ اساتذہ جمع ہوئے۔ اخویم چوہدری صاحب نے تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے مشن کی خبر دی۔ بعد میں ہیڈ ماسٹر اور دو دوسرے اساتذہ سے مختلف اسلامی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ ہیڈ ماسٹر اور دوسرے اساتذہ کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ وہاں سے ہم دونوں بھائی امی مشن کے سیکنڈری سکول میں گئے۔ وہاں بھی چوہدری صاحب نے لیکچر دیا۔ حاضری کافی تھی بعد میں طلباء نے سوالات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ طلباء میں یوگنڈا زبان میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

یہاں سے ہم فارغ ہو کر مسلم پرائمری سکول میں گئے۔ اساتذہ سے ملنے کے بعد لیکچر ہال میں گئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو ایک بچہ نے کی چوہدری صاحب نے لیکچر دیا جس میں حسب معمول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کی آمد کا مقصد بیان کیا۔ بعد میں خاکسار نے بھی مختصراً بعض باتوں کو بیان کیا۔ بفضل خدا ان لیکچروں کا بہت اچھا اثر ہوا۔ خصوصاً مسلم سکول کے ہیڈ ماسٹر جو ایک شریف افریقن نوجوان ہیں بہت متاثر ہوئے۔ ان کو پہلے بھی احمدیت کا لٹریچر مل چکا ہے اور وہ اس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا دورہ خاکسار نے Bulamba کا کیا یہ جنجہ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ رستہ میں انفرادی تبلیغ کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اسی کے قریب افریقن مسلمان مسجد میں آئے۔ خاکسار نے ان میں مفصل تقریر کی اور مسلمانوں کی موجودہ حالت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور تجدید دین۔ احمدیت کی غرض و غایت، عرضیکہ کھول کھول کر تبلیغ کی۔ الحمد للہ اسی میں سے تبلیغ احمدیت کے بعض مناظر دکھائے۔ بعد میں انفرادی طور پر بھی مختلف اشخاص کو تبلیغ کی۔ بفضل خدا اچھا اثر رہا۔ خصوصاً مسجد کا نوجوان امام بہت دلچسپی لیتا رہا۔ اور بعد میں بفضل خدا بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گیا۔ الحمد للہ!

تیسرا دورہ خاکسار نے Bunnole کا کیا۔ یہ مقام جنجہ کمپالہ روڈ پر واقعہ ہے۔ یہاں بفضل خدا چند احمدی احباب بھی ہیں۔ جمعہ کے روز بیس کے قریب غیر احمدی مسلمان مسجد میں آئے۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں بھی احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور نماز کے بعد بھی قریباً ایک گھنٹہ تک تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس ماہ میں اس جگہ آٹھ افراد نے بیعت کی۔ الحمد للہ!

اس علاقہ کے ماحول میں بھی خاکسار نے دورہ کیا۔ بعض نو مبایعین سے ملاقات کی۔ انفرادی طور پر بعض اشخاص کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک عیسائی چیف جو پہلے بھی مسلمان تھا اسے مل کر اسلامی لٹریچر دیا گیا۔

چوتھا مقام جہاں ان ایام میں خاص طور پر جانیکا موقعہ ملا۔ وہ جنجہ سے قریب ہی ایک مقام ہے یہاں افریقن پرائمری سکول بھی ہے کے تمام افریقن چیفس کی کونسل ہے جس کے صدر یہاں رہتے ہیں۔ پہلے ایک دفعہ اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب اکیلے یہاں آئے۔ اور مسلم سکول کے طلبہ و اساتذہ میں تبلیغی لیکچر دیا اور بعض چیفس کو مل کر تبلیغ کی۔ دوسری دفعہ ہم دونوں بھائی یہاں آئے۔ کونسل کے خزانچی، صدر اور چیفس کو انفرادی تبلیغ کی مسلم سکول کے تین اساتذہ سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔ خدا کے فضل سے یہ اساتذہ احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اس کے علاوہ ہم دونوں بھائی ایک عیسائی چیف کے ہاں گئے۔ وہ مل کر بہت خوش ہوا۔ حسن اتفاق سے سولہ سترہ اور لوگ اسے ملنے آ گئے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ہم کو تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ عطا فرمایا۔ قریباً تین چار گھنٹے ان کو تبلیغ کی۔ ان کے سوالات کے جواب دیئے اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

انفرادی تبلیغ

ان ایام میں ہم دونوں بھائی جنجہ کے نواح میں تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ جنجہ سے باہر ہی ایک آبادی ہے۔ وہاں تین چار دفعہ تبلیغ کے لئے گئے۔ اس نواح میں قریباً دس افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

جیل میں تبلیغ

بفضل خدا ہم نے جنجہ جیل میں ہر ہفتہ جانے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ ان ایام میں دو دفعہ اخویم چوہدری صاحب اکیلے اور دو دفعہ خاکسار کی ہمراہی میں جیل میں گئے۔ چوہدری صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں بفضل خدا سات مسلمان افریقن قیدی اور ایک مسلمان سپاہی داخل سلسلہ ہوئے۔ مسلمان قیدیوں کے علاوہ عیسائی قیدیوں میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جیل کے علاوہ ہسپتال میں بھی جاتے رہے اور وہاں بیماروں کی تیمار داری کے علاوہ ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔ ایام زیر رپورٹ میں چار دفعہ ہسپتال جانیکا موقعہ ملا۔

تعلیم و تربیت

اخویم حاجی ابراہیم صاحب جو ہمارے مخلص نو مبائع بھائی ہیں۔ اپنے گاؤں سے سائیکل پر جنجہ پڑھنے کے لئے آتے رہے۔ تفسیر قرآن کریم، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے امتیازی مسائل ان کی پڑھائی ہے بفضل خدا حاجی صاحب اپنے طور پر تبلیغ بھی کرتے رہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ان کے ذریعہ دو افراد داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک حاجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور اخلاص بخشے۔

بعض دیگر امور

ان ایام میں اخویم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے سلسلہ کے لٹریچر کی فروختگی میں خاص حصہ لیا۔ جنجہ اور اس کے گرد و نواح میں مہیا کردہ لٹریچر فروخت کرتے رہے اور اس طرح متعدد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ درس و تدریس کے سلسلہ میں اگرچہ روزانہ تو درس نہ دیا جا سکا۔ لیکن مختلف وقفوں میں تذکرہ اور سیرت المہدی کا درس دیا جاتا رہا۔

لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ جنجہ ہر ہفتہ۔ جمعہ کے روز اپنا اجلاس کرتی رہی جس میں احمدی بہنوں کے علاوہ بعض دیگر بہنیں بھی شرکت کرتی ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی اس میں ہوتا ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات بھی سنائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر روک کو دور فرمائے۔ اور احمدیت و اسلام کو ترقی و فتوحات بخشے۔ آمین

ضروری اطلاع

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر مینجر الفضل ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ کو لاہور سے بند ہو کر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں کھلے گا۔ احباب اس موقعہ پر اپنا حساب کتاب ملاحظہ فرما سکتے ہیں اور رقوم ادا فرما سکتے ہیں۔ — مینجر

درخواستہائے دعاء

خاکسار کا چھوٹا بھائی راجہ حکم داد پاکستان نیوی میں ایک محکمانہ امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ ورم جگر کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ اور مرض یہاں تک بڑھ چکا ہے کہ کبھی کبھی غش آ جاتا ہے۔ ان کی صحت کے لئے بہت درخواست دعا ہے۔ — چوہدری فیض عالم خاں از کراچی۔

میرے چچا جان چوہدری عبد الکریم صاحب احمدی میرپور سے واپس راولپنڈی تشریف لا رہے تھے کہ ان کی لاری الٹ کر ایک کھڈ میں گر گئی۔ یہ معجزہ ہے کہ چچا جان بچ گئے۔ ان کے ہم سفر سات آدمی اسی وقت جان بحق ہو گئے۔ چچا جان بھی شدید زخمی ہوئے ہیں سی۔ ایم۔ ایچ جہلم میں داخل ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ — مبشر احمد سپرنٹنڈنٹ فیلڈ پے آفس چکلالہ

عزیزم مولوی بشارت احمد نسیم مبلغ مغربی افریقہ تین سال فریضہ تبلیغ ادا کر کے واپس آ رہے ہیں اور سوڈان پہنچ گئے ہیں۔ جہاز نہ ملنے کے باعث وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کی بخیریت پہنچ جانے کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ — حافظ عبد السمیع امروہی

خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا عبد الوہاب سلمہ اللہ کو پانچ ہفتوں کی لگاتار بیماری کے بعد شفا عطا فرمائی ہے۔ ابھی غیر معمولی کمزوری باقی ہے۔ جس کے لئے تا حال دعاؤں کی ضرورت ہے۔ — مرزا ظہیر الدین منور احمد درویش قادیان

خاکسار کے خلاف ایک مقدمہ کی سماعت ۴/۹ کو ہوگی۔ بظاہر مقدمہ کے حالات میرے سخت خلاف نظر آتے ہیں۔ جملہ احباب اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ — محمد ابراہیم احمدی سبزی منڈی منٹگمری

خاکسار کا بیٹا چوہدری محمد اسمٰعیل خالد معہ دیگر نو دس بھائیوں کے حیدر آباد سندھ جیل میں ہے۔ ان کی اپیل کی سماعت ۱۰ اپریل کو کراچی ہائی کورٹ میں مقرر ہوئی ہے۔ ان کی باعزت رہائی کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ — خاکسار محمد ابراہیم والد خالد سکنہ سماعیلہ ضلع گجرات

میرا لڑکا مرزا احمد لطیف بیگ بعارضہ ٹائیفائیڈ دو یوم سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعائے صحت فرمائیں۔ — مرزا احمد اسفر بیگ پنو کی

پتہ مطلوب ہے

(۱) چوہدری غلام مصطفےٰ راجپوت سابقہ ساکن راوں دڑا پنڈ۔ ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں۔ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور خود یہ پڑھیں یا کسی دوست کو علم ہو تو مجھے فوراً ان کے پتہ سے مطلع فرمائیں مشکور ہوں گی۔ — رحیم بی بی زوجہ مستری امام الدین چک ۵۸/۲۲ تحصیل و ضلع منٹگمری

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب احسان بلوچ مولوی فاضل کا پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو یا خود مولوی صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھیں تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ — عبد الواحد صدیقی موسیٰ منزل آدم جی میدان کراچی

سقوط غرناطہ کے دن اسلامی شہسواری

تاریخ اسلام کا زریں ورق

(از ”رازی“)

تاریخ اندلس میں ۸۹۷ھ ہجری کا سال ایک تلخ ترین یاد اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ یہ وہ حزن آگیں سال ہے۔ جس میں اندلس کی اسلامی سلطنت اپنی شان وشوکت کھو کر غرناطہ کی چار دیواری تک محدود رہ گئی تھی۔ اور کچھ عرصہ بعد یہ آخری فصیل بھی قبضۂ اعداء میں چلی گئی۔ اور عیسائی اسلامی بادشاہت کے اختتام کے ساتھ سرزمین سپین سے آخری مسلمان کو نکالنے کے لئے سرگرم عمل ہو گئے وہ ملک جس میں صدیوں تک پرچم اسلامی لہرایا گیا۔ وہ زمین جس میں تہذیب وتمدن اسلامی کے بلند و بالا ایوان ایک عالم کو دعوت دیتے رہے وہ تاریخی اندلس جس کی فضائیں ایک لمبا عرصہ موحدانہ ترانوں سے معمور ہوتی رہیں۔ وہ سرزمین جس کا چپہ چپہ مسلمانوں کی ہمت وشجاعت کا شاہد تھا۔ وہ سرسبز شاداب خطہ جس کی سرسبزی وشادابی مسلمانوں کی رہین منت تھی۔ اب اغیار کے قبضہ میں جاتا ہوا نظر آرہا تھا۔ جن بوالہمت دبیر ارجمند مسلمانوں نے خون کی قربانیاں دے کر اس ملک کو لیا تھا۔ اب انہی کے خفتہ بخت دلپت ہمت بیٹے اسے اعداء کے سپرد کر رہے تھے یہ کیوں ہو رہا تھا اور ایسے دن دیکھنا کیوں نصیب ہو رہے تھے — انّ اللہ لا یغیر بقوم حتی یغیرّوا ما بانفسھم

غرناطہ کی فصلیں یورش اعداء سے تھر تھرا رہی تھیں۔ سلطنت اندلس کا آخری مسلمان بادشاہ ابوعبداللہ غرناطہ میں محصور تھا۔ عیسائیوں کے ٹڈی دل لشکر عیسائی بادشاہ فردی ننڈ شاہ قسطلہ کے زیر قیادت ہر چہار اطراف سے شہر کو گھیرے ہوئے تھے۔ اگرچہ مسلمان محصورین کی تعداد بیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ لیکن ان کے دل یاس وناامیدی کی آماجگاہ بن رہے تھے۔ سامان اور بھی قلیل سے قلیل ہوتا جارہا تھا اور محاصرہ کے ایام لمبے ہو رہے تھے۔ ان کی آنکھیں بیرونی امداد کا انتظار کرتے کرتے پتھرا گئی تھیں۔ ابوعبداللہ شاہ غرناطہ نے قصر الحمراء میں ارباب حل وعقد کی مجلس طلب کی۔ اور ان سے کہا عیسائی جب تک شہر پر قبضہ نہ کر لیں گے دم لیتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے ایسے نازک وقت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ ابوالقاسم عبدالملک عالم شہر نے غرناطہ کی مایوس کن حالت۔ قلت رسد اور لوگوں کی فاقہ مستی وبیچارگی بیان کی۔ اور کہا کہ قوم کی اندر دفاع کی طاقت بالکل نہیں رہی۔ اسلئے ہمیں عیسائیوں سے صلح کر لینی چاہیئے۔ تمام سرکی تائید میں ختم ہو گئے لیکن بہادر سپہ سالار موسیٰ بن ابی الغزان نہایت جوش میں کھڑا ہوا اور ہاتھ اٹھا کر گرجدار آواز میں قوم کو کہا ”ابھی تو وہ وقت آیا ہی نہیں کہ اطاعت قبول کرنے کی گفتگو کی جا سکے بفضل خدا ابھی ہماری طاقت ختم نہیں ہوئی۔ ناامیدی کو پاس نہ پھٹکنے دو۔ کہ یہ ہماری قوت کا شیرازہ بکھیرنے والی ہے۔ ہمیں قوم کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور تلوار اسکے ہاتھ میں دے کر آخری دم تک مدافعت کرنی چاہیئے۔ بخدا میں دل وجان سے کہتا ہوں کہ سرا شمار ان شہیدوں میں ہو جو غرناطہ کی مدافعت میں اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ میں ان بزدلوں کی سی موت مرنا نہیں چاہتا۔ جو آپ اپنے ہاتھوں شہر کو غنیم کے حوالہ کر دیں“

لیکن موسیٰ کا یہ بیان کارگر ہوتا نظر نہ آتا تھا کیونکہ وہ ایسے لوگوں سے مخاطب ہو رہا تھا۔ جن کے دلوں کی گہرائیوں تک ناامیدی گھر کر چکی تھی۔ ان کی ہمت وبہادری کی آگ ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔ اور وہ یاس وناامیدی کی اس سطح پر پہنچ چکے تھے۔ کہ جوانمردی وشجاعت کی کوئی چنگاری ان میں بھڑکنے کی توقع نہ تھی۔ ان کے دل ودماغ پر بزدلانہ خیالات مسلط ہو رہے تھے پست ہمت شاہ غرناطہ ابوعبداللہ نے عزت کی موت کے بدلے ذلت کی زندگی گوارا کرنے۔ اور عیسائیوں کی اطاعت کیشی کا عزم کر لیا۔ رات کی تاریکیوں میں ابوالقاسم فردی ننڈ سے ملا اور شرائط صلح نہیں بلکہ شرائط موت لئے ہوئے واپس لوٹا۔ جن کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ جنگ فریقین کے درمیان ستر دن تک رک جائے اگر اس دوران میں مسلمانوں کو کمک نہ پہنچی۔ تو غرناطہ عیسائیوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ عیسائی قیدیوں کو بلا تاوان رہا کر دیا جائے۔ ابوعبداللہ اور دوسرے بڑے افسران شاہ قسطلہ کی اطاعت کیشی کی قسم کھائیں۔ البشرات کے بعض گاؤں مسلمانوں کے بادشاہ کو بخشے جائیں گے۔ جن کی آمدن پر اس کا گذارہ ہوگا۔ مسلمانان غرناطہ شاہ قسطلہ کی رعایا متصور ہوں گے۔ ان کی املاک وجائداد ان کے اپنے قبضہ میں رہے گی۔ سوائے توپوں کے اور کوئی چیز وہ عیسائیوں کے حوالہ نہ کریں گے۔ مسلمان اپنے شعائر کی بجاآوری شریعت کے نفاذ اور قضاۃ کے تقرر میں آزاد ہوں گے۔ جو مسلمان اندلس سے جانا چاہے۔ اس کو افریقہ جانے کی اجازت ہوگی۔ نیز تنفیذ شرائط کی ضمانت کے لئے شہر کے چھ سو معزز اور منتخب باشندے عیسائیوں کے سپرد کئے جائیں۔

اہالیان غرناطہ کا پھر ایک اجتماع ہوا اکثر لوگ بے اختیار آہ وبکا نالہ وفریاد کر رہے تھے کوہ وقار موسیٰ برستی آنکھوں کے درمیان پھر کھڑا ہوا۔ اور کہا۔

عمائد اور قوم کے سردارو! گریہ وزاری عورتوں اور بچوں کے لئے چھوڑ دو۔ ہم مرد ہیں مرد۔ ہمارے دل اسلئے نہیں پیدا کئے گئے کہ آنسو بہائیں۔ بلکہ خون بہانا ان کا مقصد ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ قوم کی روح مردہ پڑ گئی ہے۔ ہمارے لئے سلطنت کو بچانا محال اور دشوار ہو گیا ہے۔ لیکن شریف اور بہادر لوگوں کے لئے اب بھی ایک شاندار یادگار کا موقعہ باقی ہے۔ اور وہ ہے شریف وبہادرانہ موت۔ آؤ ہم آزادی کی مدافعت میں اپنے آپ کو قربان کر دیں۔ اور غرناطہ کے مصائب کا انتقام لیتے ہوئے شہید ہو جائیں۔ اگر ہم میں سے کوئی بھی اپنی قبر حاصل کرنے پر کامیاب نہ ہوا جو اپنی نعش کو چھپا لے۔ تو آسمان اس کی پردہ پوشی کرنے کو اس کے سر پر ہوگا۔ مبادا یہ کہا جائے کہ غرناطہ کے شریف وبہادر اشخاص اسکی مدافعت میں موت سے خوف کھا گئے۔

موت کے سے سکوت میں موسیٰ خاموش ہو گیا۔ اس نے اپنے گردوپیش نظر کی۔ چاروں طرف بزدلانہ سکوت کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔

وہ سینے جو موت کا نام سنتے ہی ابھر آیا کرتے تھے۔ جن میں جذبات کا ایک تلاطم برپا ہو جایا کرتا تھا۔ جن کا اتار چڑھاؤ بحر بیکراں کی مانند جوش مارتا نظر آیا کرتا تھا۔ آج بے حس نظر آتے تھے وہ جبینیں جو جہاد کا نام سنتے ہی گرمی شوق جہاد سے تمتما جایا کرتی تھیں اور شجاعت وبہادری کے نور سے منور ہو جایا کرتی تھیں۔ آج ان پر خوف موت کی سیاہی چھا رہی تھی۔ وہ دل جو آغوش موت میں جانے کے لئے دھڑکا کرتے تھے آج نام موت سے لرزاں وترساں نظر آتے تھے۔ وہ زبانیں جو ہجوم آفات ومصائب میں لا غالب الا اللہ کے ورد کے سوا کچھ جانتی ہی نہ تھیں۔ آج گنگ تھیں۔ چاروں طرف یاس کے تاریک سائے حرکت کرتے نظر آتے تھے۔ بے حس وحرکت شاہ عبداللہ کے مردہ لبوں میں حرکت پیدا ہوئی اور بمشکل اس نے یہ الفاظ کہے ”شاید میرے مقدر میں شقاوت وبدبختی ہی لکھی ہے۔ دشمن میرے ہاتھوں سے جاتا نظر آتا ہے۔ اللہ کی تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے“ اسکے ساتھ ہی شہر نے چلانا شروع کیا۔ کہ تقدیر کو کوئی نہیں لوٹا سکتا۔ اس سے کوئی راہ فرار نہیں رشاہ نصاریٰ کی شرطیں ایسی ہیں۔ جن پر عملدرآمد ممکن ہے۔

موسیٰ زخمی شیر کی مانند تیوراکر اٹھا۔ اور ترش رو ہو کر کہا۔

”تم اپنے آپ کو دھوکا نہ دو اور یہ گمان نہ کرو کہ نصاریٰ اپنے وعدے کو پورا کریں گے۔ ان کے بادشاہ کی شرافت پر اعتماد نہ کرو۔ موت سے ہم اتنا خائف نہیں۔ جتنا ہم اپنے انجام سے اندیشناک ہیں۔ گوش ہوش سے سن لو ہمارے روبرو ہمارا شہر لوٹا جائے گا۔ اسکو تباہ وبرباد اور ویران کر دیا جائے گا۔ ہماری مسجدیں ڈھا دی جائیں گی۔ ہمارے گھر اجاڑ دیئے جائینگے ہماری عورتوں اور لڑکیوں کی بے حرمتی ہوگی۔ ہم اپنی آنکھوں سے کھلم کھلا ظلم وستم، وحشیانہ تعصب۔ تازیانے۔ بیڑیاں۔ قید وبند اور نعشیں دیکھیں گے اور ہمیں انگاروں کے بستر پر لٹایا جائیگا آج جو کمینے لوگ شریف موت مرنے سے ڈرتے ہیں۔ وہ عنقریب مشاہدہ کر لیں گے کہ کس قسم کا جور واستبداد ان پر کیا جائے گا۔ اور کس قدر مصائب ومشکلات سے انہیں دوچار ہونا پڑیگا۔ لیکن آگاہ ہو جاؤ کہ موسیٰ ہرگز ایسا دور دیکھنا پسند نہ کرے گا۔

یہ الفاظ ختم کرتے ہی غم وشجاعت کا مجسمہ موسیٰ بپھرے شیر کی مانند وہاں سے نکل گیا ایک بہادرانہ دل کے ساتھ قوم کی حالت پر گریہ کناں وہ قدم بڑھاتا چلا گیا قصر الحمراء کے بیرونی صحن کو عبور کرتے ہوئے پاسبانوں اور خادموں کو دیکھے بغیر وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہاں اس نے اپنے ہتھیار پہن لئے اور اپنے محبوب گھوڑے پر سوار ہو گیا اسکے منہ پر اب بھی مہر سکوت تھی۔ لیکن دل میں گوناگوں جذبات کا ہیجان بپا تھا۔ اپنے بے مثال شجاع وبہادر موسیٰ کو لئے ہوئے گھوڑا تبختر انہ طور پر ہنہناتا ہوا چلا۔ عزت وناموس کے پتلے شجاعت وجوانمردی کے مجسمہ موسیٰ نے باب البیرہ پر اپنے محبوب غرناطہ کو الوداع کہا اور تنہا لشکر اعداء کے بے پناہ سیلاب میں گھس گیا۔ اسکے بعد کسی نے کبھی اسے دیکھا اور نہ آج تک اس کے متعلق کچھ سنا۔ لیکن دل گرمانے کو اب بھی موسیٰ بن ابی الغزان کا نام کافی ہے۔ فداہ ابی وامی اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں اس پر ہوں۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا اور خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلے کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب اکرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ کامیابی عطا فرمائے اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ آمین

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام زمیندار بھائیوں کے نام

تین تین سیر فی کس گندم یا آٹا جلسہ سالانہ پر ضرور لیتے آویں

"میں اپنے زمیندار بھائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ ہر شخص جو جلسہ پر آئے۔ یا افراد جو جلسہ پر آئیں وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آئیں۔ اس تین سیر گیہوں یا آٹا میں ایک کھانا گندم یا آٹا لانے والے کا ہوگا۔ اور ایک ایسے آدمی کا کھانا ہوگا۔ جو غریب ہے یا شہری ہے۔ اور وہ اپنے ساتھ گندم یا آٹا نہیں لاسکتا۔ یعنی ڈیڑھ سیر گندم یا آٹا فی کس کھانے کا اندازہ ہے۔ ان تین سیر میں ڈیڑھ سیر اس فرد کا ہوگا۔ اور ڈیڑھ سیر ایک اور شخص کا ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے دفتر میں اس کا مہمان لکھا جائے گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جلسہ پر آنے والے احباب سے گذارش ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ہمراہ تین تین سیر گندم یا آٹا لائیں۔ تاکہ سلسلہ کی طرف سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی جاسکے۔ (نظارت بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر ملاقاتوں کا پروگرام

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لانے والے جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بروز جمعہ بتاریخ ۱۵ اپریل ۴۹ء صبح ۶½ بجے سے ملاقات کا پروگرام شروع ہوگا۔ وقت کی کمی بیشی افراد جماعت کی تعداد پر منحصر ہوگی۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ ۱۱ اپریل ۴۹ء کو اپنی اپنی جماعت کے آنے والے افراد کی تعداد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں نوٹ کرا دیں۔ تا ان کی جماعت کے لئے ملاقات کا وقت مقرر کرکے اطلاع دی جاسکے۔

اجلاس کے اختتام پر پروگرام کا اعلان کر دیا جائے گا۔ سر دست صرف پہلے روز کے صبح کے وقت کے لئے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے ملاقات کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

دن	تاریخ	وقت صبح	جماعت ہائے احمدیہ
جمعہ	۱۵ اپریل ۴۹ء	۶½ سے ۷½	ضلع جھنگ۔ ضلع میانوالی۔ ضلع مظفر گڑھ
		۱۱½ بجے سے ایک بجے تک	ضلع لائلپور۔ ضلع سرگودھا

(پرائیویٹ سیکرٹری)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

ہمیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کام کرنے کے لئے مستورات اور بچیوں کی ضرورت ہے۔ جو مستورات اور لڑکیاں قادیان میں ہر سال جلسہ سالانہ پر کام کیا کرتی تھیں۔ وہ اب متفرق جگہوں میں پھیل چکی ہیں ان سب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ جب ربوہ پہنچیں۔ تو پہنچتے ہی فوراً اپنی آمد کی اطلاع دفتر لجنہ اماء اللہ میں دیں۔ تاکہ ان کا نام جلسہ میں کام کرنے کے لئے لکھا جاسکے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

نصرت گرلز پرائمری سکول سیان

سکول ہذا ۱۶؍جنوری ۱۹۴۷ء کو جاری کیا گیا تھا۔ ۲۷؍اگست ۱۹۴۷ء کو بوجہ فسادات بند کر دیا گیا۔ اب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے جاری کر دیا گیا ہے۔ اس وقت اس میں تیسری جماعت تک پڑھائی جاری ہے۔ امید ہے کہ اگلے سال چوتھی جماعت بھی کھول دی جائے گی۔ تقریباً پچاس لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ جن میں غیر احمدی لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ غیر احمدی احباب اس میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ عیسائی حضرات کی لڑکیاں بھی کافی تعداد میں داخل ہو رہی ہیں۔ احباب کرام سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ سکول ہذا کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں:۔

(سید بابر علی اکبر مینجر سکول)

اعلان

وصیت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ پتوں کی ضرورت ہے۔ کوئی دوست ان کے پتہ سے واقف ہوں تو مطلع فرمادیں۔ طالعہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب دھنجہ ان ضلع گورداسپور

فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب سکنہ دھنجہ ان ضلع گورداسپور

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج

(۲)

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی معہ اہلیہ اختر خانم صاحبہ درویش قادیان

نام	رقم
بہتہ عبد الخالق صاحب	۵/۱۳/-
″ ″ اہلیہ ″ ″	۵/۱۳/-
برکات احمد صاحب درویش قادیان	۸/۳/-
دین محمد صاحب دار البرکات ″	۸/۱
بابا شیر محمد صاحب ″	۶/-

ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب

نام	رقم
دفتر دعوت و تبلیغ	۸۴/-/-
اہلیہ ″	۲۰/-/-
مولوی نذیر احمد صاحب مبشر حال افریقہ دفتر دعوت و تبلیغ	۱۵/-/-
حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی دفتر دعوت و تبلیغ	۱۰۶/-/-
خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی بیت المال	۱۰۹/-
اہلیہ صاحبہ ″	۱۷/-
چوہدری شجاعت علی صاحب ″	۱۳/۶
زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نور ہسپتال	۴۵/-
اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الرحمن صاحب انور دکیل الدیوان	۲۷/۶
مظفر بیگم صاحبہ ہمشیرہ صوفی محمد یعقوب صاحب	۱۰/-
چوہدری عبد الباری صاحب ناظر بیت المال واقف زندگی	۵۰/-
برکت بی بی صاحبہ بیوہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار	۱۲/-
مولوی عطاء اللہ صاحب لیسر راجہ دین صاحب موذن واقف زندگی	۲۳/-/-
حمید احمد صاحب سنیاسی چک ۹۹ سرگودھا۔ دیہاتی مبلغ	۸/۱۲
محبوب عالم خالد صاحب T.I. Collage	۵۰/۴
″ منجانب والدہ مرحومہ ″	۱۸/۱۲
نصرت جہان بیگم اہلیہ ″	۱۰/۶
والدہ صاحبہ رشید احمد سیالکوٹی ″	۶/۸
مستری لال دین مرحوم ″	۷/۸
ماسٹر نور الٰہی صاحب T.I. Hayi Schol	۱۳/۲
″ اہلیہ صاحبہ ″	۵/۱۴
چوہدری محمد تقی صاحب بار ایٹ لاء سیالکوٹ شہر	۳۹۲/-
″ نذیر احمد صاحب ایسٹ روڈ ″	۱۷۹/-
حکیم نبی بخش صاحب بازار میوہ ایاں ″	۱۰/-/-
شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار ″	۲۱۰/-
سید امجد علی شاہ صاحب ٹرنک بازار ″	۲۵/-
چوہدری نثار احمد صاحب نیادی بازار ″	۴۰/-
خواجہ عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر	۱۲۰/-
ڈاکٹر فضل حسین صاحب ″ ″	۲۰۰/-
غلام صغریٰ بنت عبد الکریم ڈار ″	۶/-
میاں محمد صادق صاحب ″	۱۴/-
گلاب دین صاحب ″	۶/-
سید محمد حسین شاہ صاحب ″	۲۲/-
میاں غلام محمد صاحب کچہری ″	۱۵/-
چوہدری اللہ دتہ صاحب پنشنر محلہ حمزہ غوث سیالکوٹ شہر	۵۹/-
اہلیہ صاحبہ حکیم سید پیر احمد صاحب ″	۲۲/-
منشی محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر ″	۴۵/-
ماسٹر محمد دین صاحب پال ″	۵۰۰/-
مستری محمد مسعود صاحب بیانہ پورہ ″	۲۴/-
اہلیہ صاحبہ عبد الکریم صاحب ڈار ″	۱۶/-
ناصر احمد صاحب پال ″	۱۸۵/-
سید محمد شفیع صاحب ″	۱۹/-
میاں غلام قادر صاحب ″	۸/-
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ولد نظام الدین صاحب ″	۷/۴
اہلیہ شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار ″	۲۰/-
ماسٹر خیر الدین صاحب پورن نگر ″	۱۵۱/-
اہلیہ صاحبہ ″ ″	۱۴/-
امۃ السلام پروین ″ ″	۱۵/-
امۃ الرحیم نگہت ″	۱۰/-
بشیر الدین احمد ″	۱۰/-
قمر النساء صاحبہ سید نوالی ″	۳۰/-
صوفی حاکم الدین صاحب ″	۸/-
مولوی عمر الدین صاحب ″	۳۰/-
اہلیہ صاحبہ ″ ″	۱۰/-
چوہدری محمد علی صاحب نمبردار ″	۸/-
″ عمر الدین ولد دولو ″	۱۰/-
حاجی عبد العظیم صاحب ″	۱۴/۴
بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر ″	۱۳۲/-
اہلیہ صاحبہ ″ ″	۴۳/-
میاں محمد رمضان صاحب صراف ″	۳۳/-
اہلیہ صاحبہ ″ ″	۱۳/-
محمد عبد اللہ صاحب پنشنر اسلام آباد ″	۱۶/-
ڈاکٹر سراج دین صاحب ″	۱۱۰/-
مرزا مہتاب بیگ صاحب ″	۳۲/-
ایم محمد حسین ٹوپی فروش ″	۳۰/-
چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم سیالکوٹ شہر	۹/-
اہلیہ ″ رمضان بی بی ″	۹/-
قریشی عبد الرحمن سائیکل والے ″	۲۰/-
شیخ مہر الدین بوٹ فروش	۱۵۲/-/-
سیدہ رفعت بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر	۱۲/۱۲
استانی نذیر بیگم صاحبہ ″	۳۱/-
سکینہ بیگم صاحبہ ″	۶۵/-
فہمیدہ بیگم صاحبہ ″	۵۵/-
بلقیس بیگم صاحبہ ″	۲۱/-
استانی حمیدہ بیگم صاحبہ ″	۲۰/-
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ عمر الدین ″	۱۲/۱۲
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب سالی سیالکوٹ چھاؤنی ″	۲۶۳/-
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ″	۱۴/-
نواب چوہدری محمد الدین صاحب تلونڈی عنایت خان	۱۴۵۰/-

(باقی)

پاکستان اور صوبہ سرحد کی پناہ گزین کونسل

کراچی ۱۲ اپریل۔ ۳۰ اپریل کو پشاور میں پاکستان اور صوبہ سرحد کی پناہ گزین کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔ صوبہ سرحد کے گورنر صدارت کریں گے پاکستان کے وزیر پناہ گزیناں خواجہ شہاب الدین اس میں شریک ہوں گے۔

صوبہ سرحد میں اپنے قیام کے دوران میں وزیر پناہ گزیناں کے ضلع ہزارہ کا دورہ کرنے کا بھی امکان ہے وہ ۴ مئی کو دار الحکومت واپس آجائیں گے۔ (اسٹار)

لیگ کی نگران کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاستوں میں پاکستان مسلم لیگ کی نگران کمیٹی کا ۲۵ اپریل کو بہاولپور میں اجلاس منعقد ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی کے بعض ممبر بعد میں اسی مقصد سے ریاست خیرپور جائیں گے۔ یاد ہوگا کہ پاکستان مسلم لیگ جس نے اب تک اپنی سرگرمیاں صوبوں تک محدود رکھی ہیں حال ہی میں اپنی شاخیں ریاستوں میں بھی کھولنے کا فیصلہ کیا تھا۔ (اسٹار)

شادی اور طلاق کی فیس

لندن ۱۲ اپریل۔ گولڈ کوسٹ میں مشرقی صوبہ کا مقامی نظام شادی پر ۲ شلنگ اور طلاق پر ۴ شلنگ کی قانونی فیس وصول کرے گا (اسٹار)

مصری لیبر پارٹی آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی

پارٹی کو پندرہ لاکھ افراد کی حمایت حاصل ہے

قاہرہ ۱۲ اپریل - مصر کی لیبر پارٹی پرنس عباس حلیم کی سرکردگی میں مصر کے آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ بیان پرنس نے رسٹار کو ایک خصوصی ملاقات میں دیا۔ مصر کی لیبر پارٹی اپنی پالیسی اور پروگرام پر آئینی طریقوں سے عمل پیرا ہو گی۔ لیبر پارٹی کا پیغام اصلاحات اور تعمیر کا ہے۔ ہم تباہ کن اصولوں کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ پیداوار کے عناصر کے درمیان تعلقات۔ اشتراک، محبت اور اتحاد کی اعلیٰ بلندی پر پہنچ جائیں۔

پارٹی کے مقاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے پرنس عباس نے کہا کہ ان کا مقصد معاشی اور سیاسی نظریات سے مصری آزادی حاصل کرنا ہے اور مصر کے مزدوروں کا معیار زندگی بلند کرنا۔ ان کو تعلیم کا اور سماجی تحفظ کے یکساں مواقع فراہم کرنا ہے۔

پرنس نے کہا کہ اس وقت ان کی جماعت کے پندرہ لاکھ حمایتی ہیں اور یہ تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کی پارٹی کیا کر رہی ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہم ایک مذہبی قوم ہیں اور اس وجہ سے ہم انقلابی طریقہ اور تشدد قدم نہیں اٹھا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کمیونزم کا مقابلہ براہ راست خود اسی کے طریقے استعمال کر کے نہیں کر سکتے۔ ہم اسی لئے سوشلزم اور ان تمام طریقوں کے حق میں ہیں جو تمام جماعتوں کو یکجا کر دے۔ ہم مزدوروں کو تعلیم دینے کی کوششیں کر رہے ہیں تاکہ وہ یہ جان لیں کہ معتدل سوشلزم اور تباہ کن کمیونزم میں کیا فرق ہے۔

آخر میں پرنس عباس نے کہا کہ سوشلسٹوں کا نظریہ ہے کہ ان پر ٹیکس لگایا جائے جو ادا کر سکتے ہوں انہوں نے کہا۔ ان عناصر کی موجودگی میں اشتراکیوں کے لئے مشکل ہو گا کہ وہ مصری مزدوروں میں حمایت حاصل کرے۔ (اسٹار)

پاکستان ترقی کی راہوں پر گامزن ہے

نیروبی ۱۲ اپریل - یہاں ایک اخبار ڈیلی نیوز نے پاکستان کی مملکت کے متعلق مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے

اگرچہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ابھی صرف ڈیڑھ سال کا عرصہ ہی ہوا ہے۔ لیکن اس نے اس قلیل عرصہ میں ہی کافی طاقت حاصل کر لی ہے۔ پاکستان کی حکومت نے ابھی دہلی سے اپنا مرکز کراچی میں تبدیل کیا ہی تھا کہ مشکلات کا انبار آ پڑا۔ اور ان میں سب سے زیادہ مشکل مسئلہ مہاجرین کا مسئلہ تھا جسے حکومت پاکستان نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے حل کر لیا۔ مہاجرین کے مسئلے کے علاوہ اس نے کارخانوں کی طرف بھی بہت توجہ کی ہے۔ پاکستان اسلامی دنیا میں ایک نہایت ممتاز مقام حاصل کر رہا ہے۔ اس کی فوجی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بین الاقوامی دنیا میں اس کا نام بلند ہو رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ اس کا شمار بہترین مملکتوں میں ہونے لگے گا

ہندوستان و پاکستان اور مغربی افریقہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کی تجویز

جنوبی افریقہ کی حالت پر غور و خوض

ڈربن ۱۲ اپریل - جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں کی منتظمہ کمیٹی کے ایک جلسہ میں منظور شدہ قرارداد میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے دوران میں جنوبی افریقہ پاکستان اور ہندوستان کے آئندہ تعلقات اور جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی حالت سے غور کرے۔

قرارداد میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ انجمن کے تین ممبر فوراً لنڈن جائیں تاکہ وہ اس مجوزہ کانفرنس کے لئے زمین ہموار کر سکیں اور یونین کے وزیر داخلہ ڈاکٹر ڈونگس سے نمائندوں کی روانگی آسانیاں بہم پہنچانے کی درخواست کی گئی ہے۔

قرارداد میں کہا گیا کہ یونین کے ہندوستانی باشندوں کے ساتھ طرز عمل کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں اقوام متحدہ کی ناکامی اس مرحلہ تک پہنچ گئی ہے کہ اس کی وجہ سے دولت مشترکہ کی بنیادیں کمزور ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

پاکستان سے زنجبار کو نقد عند الوصول پارسلوں کا اجراء

کراچی ۱۲ اپریل - ۱۵ اپریل ۱۹۴۹ء سے پاکستان سے زنجبار کو ایسی پارسلیں بھیجنے کی سروس پھر جاری کر دی جائے گی جنکی وصولی پر نقد روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ ان پارسلوں کی شرحیں اور شرائط حسب ذیل ہوں گی

ڈاک کے مصارف: (۱) ڈاک اور بیمہ کی فیس وہی ہوں گے جو زنجبار جانے والی دوسری بیمہ شدہ یا غیر بیمہ شدہ پارسلوں کے ہوتے ہیں۔ البتہ ایسی پارسل کے بھیجنے والے کو ہر ایسی پارسل پر موازی ۲ بابت فیس ڈاک ادا کرنے ہوں گے جس کی وصولی کے وقت روپیہ ادا کرنے پڑے اور اس کے ساتھ اس روپیہ پر پاکستان سے زنجبار تک کی فیس منی آرڈر ادا کرنی ہوگی۔ جو روپیہ پارسل بھیجنے والے کو پارسل کی وصولیابی کے بعد واپس پہنچے۔ یہ دونوں فیسیں عند الوصول نقد ادا ہونیوالی پارسل پر حسب قیمت ٹکٹوں کو چسپاں کر کے پہلے ہی ادا کرنی ہوگی۔ پاکستان میں کسی شخص کے نام زنجبار سے آنیوالی پارسل مکتوب الیہ کو ہر پارسل پر موازی ۲ بابت خرچہ ڈاک دینے ہوں گے۔ اور وہ روپیہ جو پارسل بھیجنے والے نے درج کیا ہو ادا کرنا ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی ہال میں ایٹمی فلم کی نمائش

لاہور ۱۲ اپریل ہفتے کی رات کو پنجاب یونیورسٹی ہال میں "ایٹمی طبیعات" کی فلم دیکھنے کے لئے بہت بڑا اجتماع موجود تھا۔ پاکستان سائنس کانفرنس میں شریک ہونے والے پروفیسروں اور مندوبوں نے اپنے آپ کو طالب علموں کی وسیع تعداد میں گھرے ہوئے پایا۔ جو فلم دیکھنے کی مشتاق تھی۔ ہال میں جمع ہونے والے طالبعلموں اور طالبات کا اندازہ پندرہ سو کے قریب ہے تین سو کے قریب شائقین ہال کے باہر دروازوں کے پاس کھڑے ہونے پر مجبور تھے۔ جب طالب علموں کی یہ کثیر تعداد اپنی جگہوں پر بیٹھنے کے لئے ہال میں داخل ہو رہی تھی تو ایک کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ یہ حادثہ محض اتفاقی تھا۔ دو گھنٹے کے اس پروگرام کو نہایت توجہ سے دیکھا گیا۔ اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر، لاہور میں اس فلم کی پہلی نمائش اس خراج عقیدت کی مرہون منت ہے۔ جسے برٹش کونسل اور برٹش انفارمیشن سروسز نے ڈاکٹر بشیر احمد جنرل سیکرٹری پاکستان سائنس کانفرنس کی خدمت میں پیش کیا۔ پروگرام ہونے سے پہلے پاکستان میں برٹش کونسل کے نمائندے مسٹر اڈون جونز نے حاضرین کے سامنے برٹش کونسل کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی آپ ہی نے اس فلم کو برطانیہ سے منگوایا تھا۔ اور پھر سے کراچی سے لاہور لائے۔ (ب۔ا۔س)

اقوام متحدہ کے مندوب دمشق جائینگے

تل ابیب ۱۲ اپریل - اسرائیل شامی صلح کی مذاکرات میں جو جمود پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو توڑنے کی کوشش میں اقوام متحدہ کے مندوب مسٹر ہنری وائنگر اور جنرل ڈبلیو۔ ای ریلے جو اسرائیلی حکام سے دو گھنٹہ تک ملاقات کر چکے ہیں کرنل حسنی الزعیم سے ملنے کے لئے دمشق پرواز کرینگے (اسٹار)

عمان ۱۲ اپریل لجنۃ العرب کے چیف آف اسٹاف گلب پاشا کل تعطیل پر برطانیہ روانہ ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

مزدوروں کی عالمگیر جماعت میں پھوٹ پڑنے کا خدشہ

لنڈن ۱۲ اپریل - برطانیہ، امریکہ اور ہالینڈ کی مزدور جماعتوں نے بین الاقوامی آزاد مزدور تحریک سے اپیل کی ہے کہ وہ ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونین میں اپنی حیثیت پر نظر ثانی کریں۔ کیونکہ اس جماعت پر کمیونسٹوں کا مکمل قبضہ ہے اور کمیونسٹ کریملین اور کمن فارم کے ماتحت ہیں۔ اس اپیل پر تینوں ملکوں کے مزدور رہنماؤں کے دستخط ثبت ہیں۔

اپیل میں کہا گیا ہے۔ کہ نومبر ۱۹۴۷ء سے فیڈریشن کے کمیونسٹ عناصر نے ان "اصلاح پسند" مزدور جماعتوں کے خلاف ایک باقاعدہ جارحانہ اقدام شروع کر رکھا ہے۔ جو امریکی عوام کی امداد سے اپنے اپنے ملکوں کی معیشت کو نئے سرے سے تعمیر کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ غیر کمیونسٹ جمہوری ممالک میں معاشی اور سماجی بحالی کے کام کو روک دیں۔ کیونکہ کمیونزم صرف مفلسی کی حالت میں پرورش پا سکتا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کمیونسٹ عناصر کے ساتھ مل کر عملی کام ناممکن ہو گیا ہے۔ جن قومی مراکز پر کمیونسٹوں کا غلبہ ہے۔ وہاں ورلڈ فیڈریشن آف ٹریڈ یونین کو وہ اپنے پروپیگنڈے کی عالمگیر نشر و اشاعت کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

برطانوی ٹریڈ یونین کانگریس نے تجویز پیش کی تھی کہ ورلڈ فیڈریشن کو ایک سال کے لئے معطل کر دیا جائے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس عرصے میں بہتر مشورے غالب آئیں۔ اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا۔ اور اب پھر امکان ہے کہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کے مقابلے پر ایک آزاد انٹرنیشنل بن جائے۔ حقیقت میں اب ایک عالمگیر جماعت کا وجود نہیں ہونا چاہیئے اور پرانی اور تجربہ کار تحریکیں اس سے باہر ہو جائینگی مغربی طاقتوں کی مزدور جماعتیں اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہیں۔ کہ وہ ایک طویل عرصہ ورلڈ فیڈریشن کے اس اعلان سے وابستہ رہیں۔ کہ مغربی جرمنی اٹلی۔ یونان۔ سپین۔ ارجنٹائن اور دوسرے ممالک میں فاشزم کی بچی کھچی نشانیوں کو ختم کرنے کے لئے متحد رہا جائے۔

اس کے باوجود محض اتحاد کو قائم رکھنے کی خاطر انہوں نے روس اور اس کے ساتھی ملکوں میں اس قسم کی جمہوریت شکن باتوں کے خلاف احتجاج نہ کیا۔

وزیر اعظم لنکا کراچی میں گفت و شنید کرینگے

کولمبو ۱۲ اپریل - لنکا کے وزیر اعظم دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں گفت و شنید کرنے پاکستان بھی ٹھہرینگے اگرچہ انکی گفت و شنید کی نوعیت کا انکشاف نہیں ہوا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ انکا تعلق پاکستان میں لنکا کا نمائندہ مقرر کرنے سے ہوگا۔ آپ کی لنکا سے ۲۸ اپریل کو روانگی کی توقع ہے مذاکرات کے بعد لنکا کے وزیر اعظم پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کے ساتھ لنڈن روانہ ہو جائینگے۔

مسٹر ٹی بی جیاہ کا پاکستان میں لنکا کا ہائی کمشنر مقرر ہونے کے سلسلہ میں نام لیا جا رہا ہے۔ وہ ایک مسلمان ہیں اور لیبر اور سوشل سروسز کے وزیر ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر جیاہ (Jayah) چند ہفتے قبل پاکستان گئے تھے اور اس کی ترقی سے بہت متاثر ہوئے تھے۔ (اسٹار)